السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں ہے کہ «بَدَأَ الاِسْلَامُ غَرِيبًا» ''اسلام کا آغاز غربت سے ہوا...'' اور دوسری حدیث میں ہے کہ «لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِی ظَاہِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ» ''میری امت کا ایک گروہ غالب اور حق پر رہے گا؟''کیا ان دونوں حدیثوں کا مفہوم ایک ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان دونوں حدیثوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے، چنانچہ پہلی حدیث امر واقع کے اعتبار سے بالکل ظاہر ہے اور اس کے بعد آگے الفاظ یہ ہیں:

(وَسَیَعُودُ کَمَا بَدَأَ غَرِیبًا فَطُوبَی لِلْغُرَبَاءِ» صحیح مسلم الایمان باب بیان ان الاسلام بداء غریبا وسیعود غریبا وانہ یارز بین المسجدین ح: 145»

''اسلام اسی حالت غربت کی طرف لوٹ آئے گا جس طرح اس کا آغاز ہوتا غرباء کےلیے خوش خبری ہے۔''

صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب میں یہ الفاظ بھی ہیں:

(یحیون ما امات الناس من سنتی» (لم اجد»

''غرباء سے مراد وہ لوگ ہیں جو میر سنت کو زندہ کریں گے جسے لوگوں نے فوت کردیا ہوگا۔''

ایک اور روایت میں الفاظ یہ ہیں:

(الَّذِینَ یُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ» (جامع الترمذي الایمان باب ماجاء الاسلام بداء غریبا وسیعود حدیث: 2630»

''غرباء سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس چیز کی اصلاح کریں گے جسے لوگوں نے خراب کردیا ہوگا۔''

دوسری حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اصلاح، دعوت اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ باقی رہے گا اور اس میں یہ بھی بشارت ہے کہ ایک گروہ ہمیشہ غالب اور حق پر رہے گا۔ غربت اس گروہ کے منافی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے یہ معنی ہیں کہ ان دونوں باتوں کا ایک ہی جگہ سے تعلق ہو یعنی یہ ممکن ہے کہ کسی جگہ اسلام حالت غربت میں ہو اور کسی جگہ اسلام کو غلبہ و سربلندی نصیب ہو اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ یہ غربت کسی شہر میں زیادہ اور کسی میں کم ہو اور پھر غربت کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں، مثلاً بدعات کی کثرت یا نماز یا جماعت کا انکار یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فقدان اور ان سب سے بڑھ کر غربت یہ ہے کہ اہل توحید مغلوب ہو جائیں اور شرک کو غلبہ حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرک سے محفوظ رکھے... اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی علاقے میں اسلام کو اس قدر غلبہ حاصل ہو کہ صورت حال پہلے سے بھی بہتر ہو جائے یا ایک زمانہ کی نسبت دوسرے زمانہ میں اسلام کی حالت بہتر ہو جائے جیسا کہ امر واقع ہے کہ کئی علاقوں اور زمانوں میں ایسا ہوا۔ ایک اور حدیث میں جو یہ آیا ہے:

(لَا یَأْتِی عَلَیْکُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ» (صحیح البخاري الفتن باب لایاتی زمان الاالذي بعد شر منہ حدیث: 7068»

''تم پر آنے والا زمانہ ہر زمانہ پہلے سے زیادہ برا ہوگا۔''

تو اسے اکثر و بیشتر صورت حال پر محمول کیا جائے گا اور یہ اس سے مانع نہیں ہے کہ بعض زمانے اپنے سے پہلے زمانوں سے زیادہ اچھے ہوں، مثلاً حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ کا زمانہ سلیمان اور ولید کے زمانہ سے زیادہ اچھا تھا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید ابن قیم کا زمانہ اپنے سے پہلے دور سے زیادہ اچھا تھا کہ ان کی کوششوں سے سنت کو غلبہ نصیب ہوا اور اہل بدعت کی خوب خوب تردید ہوئی۔ اسی طرح جزیرۃ العرب میں شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ علیہ کی دعوت کے بعد جو تبدیلی آئی اس کی وجہ سے یہاں بھی صورت حال پہلے زمانے کی نسبت بہت زیادہ بہتر ہوگئی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص156

محدث فتویٰ